Haftawar Sunnaton Bhara Bayan

حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبیدُاللہ کی سخاوت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

Keep Watching Madani Channel

Dummy title

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔(1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"(2)

---

1 . . . جمع الجوامع، تتمۃ حرف المیم، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵

2 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچھّی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت

حضرت سَیِّدُنا امام شَمْسُ الدِّین محمد بن اَحمد ذَہَبِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رات کے وقت حَضْرَمَوْت سے سات(7) لاکھ درہم موصول ہوئے تو بے چین ہو گئے۔ اُن کی زوجۂ مُحترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: عالی جاہ! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: میں فکر مند ہوں کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اِس قدر مال کی موجودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ نے عرض کی: اِس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے (غریب) دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی اُنہیں بُلا کر یہ سارا مال اُن میں تَقْسِیم فرما دیجئے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تو نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی اور آنکھوں ٹھنڈک یعنی حضرت سیِّدَتُنا **اُمِّ کلثوم** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔

چُنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجِرین و اَنصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مال تَقْسِیم کرنا شُروع کر دیا اور اِس میں سے کچھ حِصّہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ دورانِ تَقْسِیم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجۂ مُحْتَرِمہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے ابو محمد! کیا اِس مال میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے، وہ آپ لے لیں۔ فرماتی ہیں کہ

جب میں نے اُس کا حساب لگایا تو سات لاکھ میں سے صرف ایک ہزار (1000) درہم ہی رہ گئے تھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، محمدِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں سخاوت وایثار کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ عُموماً انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ جب اسے کہیں سے کثیر مال و دولت ہاتھ لگ جاتا ہے، تو وہ خُوشی سے پُھولے نہیں سماتا، نِت نئے منصوبے ترتیب دیتا ہے، اُس مال کو جائز و ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں خرچ کرنے سے جی چُراتا ہے، مزید مال پانے کی حرص و لالچ میں وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع اپناتا ہے اور پھر لمبی لمبی اُمّیدیں باندھ کر یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، مگر قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدنی سوچ پر کہ کثیر مال و دولت کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر ذرّہ بھر غفلت طاری نہ ہوئی، بلکہ اِس کے بجائے خوفِ خُدا میں مزید اِضافہ ہو گیا، چُنانچہ فوراً ہی مدنی سوچ رکھنے والی اپنی زوجۂ مُحْتَرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مشورے سے خُدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر تَوَکُّل کرتے ہوئے، وہ دَراہِم (یعنی چاندی کے سِکّے) اپنے مُسْتَحِق دوستوں میں تَقْسِیم فرما کر سخاوت و بھائی چارے کی حیرت انگیز مِثال قائم فرمائی۔

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمادی الاُخری کا مہینہ جاری و ساری ہے، اسی مہینے میں صحابیِ

1 . . . سیر اعلام النبلاء، طلحة بن عبيد الله . . . الخ، ۱۹/۳، رقم: ۷ملخصاً

www.dawateislami.net

رسول حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصالِ پُر ملال ہوا، آیئے! اِسی مُناسبت سے آج حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف اور اُن کی سیرت کے ایک پہلو "سخاوت" کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں چنانچہ

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام و نسب

حضرت سَیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عینی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ بن عُثمان قُرَشی تَیمی ہے اور اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سِلْسِلۂ نَسَب بھی ساتویں پُشت میں (کعب بن مُرّہ پر) محبوبِ رَبِّ داوَر، شَفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک نَسَب سے جاملتا ہے۔[1]

حُلیہ مُبارَک

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارَک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سفید رنگت، درمیانے قد، چوڑے سینے اور کُشادہ پیشانی والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُتَوجّہ ہوتے تو پوری طرح مُتَوجّہ ہوتے، شاندار قدموں، حسین چہرے اور باریک ناک والے تھے۔[2]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقابات

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر کثرت سے سخاوت و ضیافت فرمایا کرتے تھے کہ بارگاہِ مُصْطَفَوِی سے اُنہیں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض، طَلْحَۃُ الْجُوْد اور طَلْحَۃُ الْخَیْر جیسے مُبارَک اَلقابات سے نوازا گیا، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عُشَیرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور

---

1 . . . شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب مایستر المصلی، ۲۴۲/۳، تحت الحدیث: ٦٦٦

2 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حلیۃ طلحۃ بن عبید اللہ، ۴۵۰/۴، رقم: ۵٦۴۱

www.dawateislami.net

غزوۂ حُنَین میں طَلْحَۃُ الْجُوْد کے اَلقابات سے نوازا۔ (1)

نمایاں ہے اِسلام کے گلستاں میں
ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلقابات سے نوازنے کی وجہ

حضرت سَیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّءُوف مُناوی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ محبوبِ رَبّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن اَلقابات سے نوازنے کی وجہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سخاوت کرنا ہے مثلاً ❀ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور ساری رقم فُقَرا میں تقسیم فرمادی۔ ❀ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی رشتے دار نے سوال کِیا تو فوراً (اپنے پاس موجود) تین سو (300) درہم یا دِینار عطا فرمادیئے ❀ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر سال اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار (10،000) درہم بھیجا کرتے۔ (2)

بن مانگے عطا فرماتے

حضرت سیِّدُنا قَبِیْصہ بن جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جو بن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (3)

تین لاکھ درہم عطا کر دیئے

ایک اَعرابی نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی رشتے داری کے نام پر کچھ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھ سے رشتے داری کے نام پر آج تک کسی نے کچھ نہیں

1۔۔۔ معجم کبیر، من فضائلہ، حدیث:۱۹۷، ۱/۱۱۲

2۔۔۔ فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ۴/۳۵۷

3۔۔۔ معجم کبیر، من فضائلہ، ۱/۱۱۱، حدیث:۱۹۴

www.dawateislami.net

مانگا،میری ایک زمین ہے،اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے تین لاکھ (300,000) درہم لگائے ہیں،اگر چاہو تو اس زمین پر قبضہ کرلو اور اگر چاہو تو میں اسے اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ فروخت کرکے اُس کی رقم تمہیں دے دیتا ہوں۔اُس نے کہا: مجھے رقم چاہئے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ زمین اَمیرُالمؤمنین حضرت سیّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فروخت کردی اور اُس شخص کو نَقد پیسے دے دیئے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے بہت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کو مختلف اَوْقات میں جنّت کی بشارتیں عطا فرمائیں اور دُنیا ہی میں اُن کے جنّتی ہونے کا اِعلان فرمادیا، مگر دس(10) ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ اُن کا نام لے کر جنّتی ہونے کی خُوش خبری سُنائی۔ تاریخ میں اُن خُوش نصیبوں کا لقب ''عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ'' ہے۔ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی اُنہی عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں ہوتا ہے،

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا
اُس مُبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،311)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیز اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل و مَناقِب بھی بیان کئے گئے

1...احیاء العلوم،۳/۷۵۸

www.dawateislami.net

ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ یعنی جو زمین پر چلتے پھرتے (یعنی زندہ) شہید کی زیارت سے خُوش ہونا چاہے، وہ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو دیکھ لے۔[1]

2. طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی طلحہ اور زُبَیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں مجھ سے بہت ہی قریب ہوں گے، پڑوسی قریب ہی ہوتا ہے، قریب ہی رہتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اس فرمانِ عالی میں ان دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کا مؤمن مُتَّقی ہونا، اُن کا خاتمہ بالخیر، قبر کے امتحان میں کامیابی، محشر میں نجات، پُل صِراط سے بخیریت گزرنا، جنّت میں داخلہ، وہاں کا مقام سب ہی بتا دِیا گیا۔[3]

آیئے! اب بُخل، سخاوت، سخی اور بَخِیل کی تعریفات بھی سُنتے ہیں:

بُخل کی تعریف

بُخل کے لغوی معنٰی کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا، شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو، وہاں خرچ نہ کرنا بُخل کہلاتا ہے۔ یا جس جگہ مال و اسباب خرچ کرنا ضروری ہو، وہاں خرچ نہ کرنا، یہ بھی بُخل ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۲، ص ۲۷، مفردات الفاظ القران ۱۰۹)

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/ ۴۱۲، حدیث: ۳۷۶۰

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، حدیث: ۳۷۶۲، ۵/ ۴۱۳

3... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۴۰

www.dawateislami.net

جُود و سخاوت کی تعریف

حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **اِحیاءُ العلوم** میں جُود و سخاوت کی تعریف اِن اَلفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا نام جُود و سخا ہے۔[1]

سخی اور بَخیل کی تعریف

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مُحاوَرَہ عَرَب میں عُموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خُود بھی کھائے، اَوروں کو بھی کِھلائے، جَواد وہ جو خُود نہ کھائے اَوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا (جَواد کہا جائے گا)۔ سخی کے مقابِل بَخیل ہے کہ جو خُود کھائے اَوروں کو نہ کِھلائے۔ جَواد کا مُقابِل مُمْسِك (مال جمع کرنے والا) ہے کہ جو نہ خُود کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام دُنیوی اُخروی نعمتیں دُنیا کیلئے ہیں، اُس (کی اپنی ذات) کیلئے نہیں۔[2]

یاد رکھئے! حُقُوقِ واجبہ (زکوٰۃ وغیرہ) اَدا کرنے میں بُخل کرتے ہوئے مال جمع کرتے رہنے کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ(۳۴) (پ۱۰، التوبہ: ۳۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

1...احیاء العلوم، ۳/ ۷۸۰

2...مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱

www.dawateislami.net

حضرت صدر الافاضل مولانا سیِّد، مفتی نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارَکہ کے اس حصّے "**اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے**" کے تحت فرماتے ہیں: بُخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے، زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی۔

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 100 میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے:

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ-وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۠(۱۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے ربّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اُنہیں بھی روک رکھتے اِس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مال و دولت کسی کے پاس نہ ہمیشہ رہی ہے، نہ آئندہ رہے گی، لہٰذا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی خُوش بخت کو اِس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس نعمت کی قدر کرے اور اُس کی ناشکری سے بچتا رہے، اِس فانی مال و دولت کو ضرورت کے علاوہ جمع نہ کرے، بلکہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً اُسے راہِ خدا میں خرچ کر کے خُود کو زیورِ سخاوت سے آراستہ کرے، یاد رکھئے کہ جو شخص سخاوت کے بجائے بُخل سے کام لیتا ہے، اسے قلبی سُکون واطمینان نصیب نہیں ہو پاتا، ایسا شخص رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرتا، نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کو فضول خرچی تصوُّر کرتا ہے، بالفرض اگر کبھی کسی نیک کام میں حصّہ مِلایا بھی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ چند سِکّے وہ بھی کہ جو جیب پر بھاری پڑ رہے ہوتے ہیں یا پھر جیب کا سب سے چھوٹا اور پُرانا نوٹ کہ جو مختلف جگہوں سے پَھٹا یا گَلا ہوا ہوتا ہے، دے کر زیادہ ثواب یا نام کا اعلان ہونے کی اُمّید رکھتا ہے، بَخیل شخص مال جمع کرنے کو اپنا کمال تَصوُّر کرتا ہے، مُسْتَحِقِّین کو محروم رکھ کر اُن کی ناراضیاں مول لیتا ہے، اُن کی دعاؤں سے خُود کو محروم کرلیتا ہے، لوگوں کو اپنے مُتَعَلِّق

تہمتوں، بد گُمانیوں اور غیبتوں میں مُبتلا کرواتا ہے اور اِسی بُخل کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ، صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی میں کوتاہی کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرتا ہے اور خُود کو جہنم کا حقدار بنالیتا ہے۔ آیئے! بُخل کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یَبْغَضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیَاتِہِ السَّخِیَّ عِنْدَ مَوْتِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو ناپسند فرماتا ہے، جو زندگی بھر بُخل کرے اور مرتے وقت سخاوت کرے۔[1]

2. مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَیْأً مَحْقَ الشُّحِّ یعنی اِسلام نے کسی چیز کو اِتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخل کو مِٹایا ہے۔[2]

3. سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے، تو جو سخی ہوا، اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑلی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کردے گی اور بُخل جہنّم میں ایک دَرَخْت ہے، تو جو بَخِیل ہوا، اُس نے اُس کی شاخ پکڑلی، وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتّٰی کہ اُسے آگ میں داخل کردے گی۔[3]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سخاوت کی جڑ جنّت میں ہے اور اُس کی شاخیں دُنیا میں، چونکہ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں، اِس لئے فرمایا گیا کہ اُس درخت کی دُنیا میں شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں، جیسے قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ کلمۂ طَیِّبہ کی جڑ مسلمان کے دل میں ہے اور شاخیں آسمان میں (اور یہ) ہمیشہ اپنے پَھل دیتا ہے، اُس آیت میں بھی مثال بیان فرمائی گئی ہے اور اِس حدیث میں بھی مثال ہی بیان کی گئی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے اَدا کرے اور طریقت میں

1…کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، الفصل الثانی، حرف الباء: البخل، الجزء ۳، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۷۳۷۳

2…معجم اوسط، من اسمه ابراهیم، ۲/ ۱۵۱، حدیث: ۲۸۴۳

3…شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/ ۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷

www.dawateislami.net

ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نفلی صدقے بھی دے۔ حقیقت و معرفت والوں کے ہاں اِس کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخْل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرتے اور ضرورت مند لوگوں پر سخاوت کے دریا بہاتے ہیں، مگر اس کے باوُجُود اُن کے کاروبار اور مال میں حیرت انگیز طور پر ترقّی و برکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے، جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ و نافِلہ کی اَدائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلُوقِ خُدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوْت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبوعہ 410 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنْجُوسی کے اَنْجام کے بارے میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا، جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ

1... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۹۱ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا، تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خُوب عَیش و عِشرَت کی زندگی گُزاروں گا، چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیش و عِشرَت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنتَظِر رہتے، اَلغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَكُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے، اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدَہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اُسے چھوڑ دیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَندُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت

www.dawateislami.net

میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعمِیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل و بدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی، ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَختی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرچ کرتا تو یہ ذِلّت و رُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت و لعنت کا مُستَحِق ہے۔

اَجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت کی کنجی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مسلمان کے دل میں کسی نہ کسی حد تک یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ اور محبوب بندہ بن جاؤں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پانے کیلئے لازم ہے کہ بندہ دُنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دُنیا سے بے رغبت ہو جاؤ۔ [1] اس حدیثِ پاک

1 ۔۔۔ قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵

www.dawateislami.net

سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کیلئے دُنیا سے بے رغبت ہونا ضروری ہے اور دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دُنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے، کیونکہ جو سخی نہ ہو، وہ دُنیا سے بے رغبت نہیں ہو سکتا اور جو دُنیا سے منہ نہ موڑے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔(1) شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر و بزرگانِ دین بُخل سے بچنے اور سخاوت کرنے کا ذہن دِیا کرتے تھے جیسا کہ

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے، تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے، تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔(2)

جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔(3)

ایسا زمانہ آئے گا

اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا، جس میں مال دار لوگ اپنا مال مضبوطی سے پکڑ لیں گے

1 . . . قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ۱/ ۱۹۵

2 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۸۷

3 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۸۷

حالانکہ اُنہیں اِس بات کا حکم نہیں دِیا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بُھلا نہ دو۔[1] (پ۲، البقرۃ:۲۳۷)

کنجوس کیلئے بددُعا اور سخی کیلئے دُعا

حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر صُبْح پر دو فِرِشتے مُقرَّر ہیں، جو پُکار کر کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! روک کر رکھنے والے (یعنی کنجوس) کا مال جلد ضائع فرما اور خرچ کرنے والے (یعنی سخی) کو جلد اُس کا بدلہ عطا فرما۔[2]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گناہوں سے ہر دَم بچا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی سے محبت اور کنجوس سے نفرت

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سخیوں کے بارے میں دل میں محبت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ فاسق وفاجر ہوں، جبکہ بَخِیل لوگوں سے نفرت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ نیک ہوں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیضیاب ہونے اور نیکی کی دعوت کو گھر گھر، دُکان دُکان پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

1...ابوداؤد، کتابُ البیوع، باب فی بیع المضطر، ۳/۳۴۹، حدیث: ۳۳۸۲

2...احیاء العلوم، ۳/۳۶۷

3...احیاء العلوم، ۳/۳۶۸

www.dawateislami.net

سے وابستہ ہو کر علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے ایک شرابی تک پہنچنے والی نیکی کی دعوت اور اس کے بعد اُس شرابی کی توبہ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور مدنی کاموں میں عملی طور پر شمولیت کی بہت ہی پیاری مدنی بہار سُنیے:

نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑوَنج (گُجرات، ہند) پہنچا، "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دَوران ایک شرابی سے مُلاقات ہو گئی، عاشِقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشِش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شفقت و محبت دیکھی تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رِشتے دار سے مُلاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پکّا اِرادہ ہے تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ ہی ساتھ 92 دن تک تمہارے گھر کے اَخراجات بھی میں اپنے ذمّے لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تَرا!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بزر گانِ دین کیسے تھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تمہیں بتاتا ہوں تم کیا ہو؟ اور بزر گانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کیسے تھے؟ تاکہ تمہیں اپنی خرابی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلت معلوم ہو جائے۔ **بعض صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس مال تھا، لیکن اُن کا مقصد سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا، لہٰذا انہوں نے حلال کمایا، پاکیزہ کھایا، میانہ رَوِی کے ساتھ خرچ کِیا اور (صدقہ وسخاوت کے ذریعے اپنا مال) اپنی آخرت کیلئے آگے بھیجا۔ جو کچھ اُن پر مالی حُقُوق لازم تھے، اُس میں اُنہوں نے کوتاہی نہیں کی اور نہ بُخل سے کام لیا، بلکہ انہوں نے اکثر مال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خرچ کرڈالا، یہاں تک کہ اُن میں سے بعض نے تو تمام مال ہی راہِ خدا میں خرچ کرڈالا اور تنگی کے وقت میں اکثر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔ ذرا بتاؤ! کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ اللّٰہ کی قسم! تمہاری اُن کے ساتھ اَدنیٰ سی مُشابہت بھی نہیں ہے۔ اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مسکین رہنا پسند فرماتے تھے، محتاجی کے ڈر سے بے خوف رہتے تھے اور اپنے رِزق کے معاملے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین رکھتے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو اُن کے لئے مُقَدَّر فرمایا، اس پر خُوش رہتے تھے، مصیبت و بَلا کی حالت میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی، خُوشحالی میں شاکر، تنگی میں صابر، راحت میں اُس کی تعریف کرنے والے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرنے والے اور غرور وتکبُّر اور کثرتِ مال پر فخر سے دُور رہنے والے تھے، اُنہوں نے دُنیا کو ٹھوکر ماری اور اُس کی سختیوں پر صبر کِیا اور اُس کا کڑوا گھونٹ پیا نیز اُس کی نعمتوں اور آسائشوں سے بے رغبت رہے۔ کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ جب دُنیا اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوتی تو وہ غمگین ہو جاتے اور (عاجزی کرتے ہوئے) فرماتے کہ یہ کسی گُناہ کی سزا ہے، جو اُنہیں فوراً ملی ہے اور جب فَقْر کو اپنی طرف آتا دیکھتے تو فرماتے، صالحین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی علامت کا آنا مُبارک ہو۔ جب اُن کو مالی آسودگی حاصل ہوتی تو غمگین ہوتے اور ڈرتے اور فرماتے: ہمارا دُنیا سے کیا تعلُّق ہے؟ وہ ہماری مقصود نہیں۔ گویا وہ خوف محسوس کرتے اور جب تکالیف

www.dawateislami.net

اور پریشانیاں اُن پر نازل ہوتیں تو اِس پر خُوش ہوتے اور فرماتے: اب ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر نظرِ کَرَم فرمائی ہے۔یہ تھے سَلَف صالحین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے اَحوال اور اُن کے اَوصاف ،ان کے فضائل تو اِس قدر ہیں جن کا بیان ممکن نہیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اب میں تمہاری حالت بیان کروں گا،جو اُن کے اَوصاف کے بَر خِلاف ہے۔ تم مال داری کی حالت میں سرکشی کرتے ہو، خُوشحالی میں ناشکری کرتے ہو اور مال و دولت کی فراوانی میں اَکڑتے ہو، نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا نہیں کرتے، تکلیف کی حالت میں نااُمّیدی اِختیار کرتے ہو، آزمائش کے وقت ناراض ہوتے ہو اور اُس کی رِضا پر راضی نہیں ہوتے۔ (1)

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے
مدارِ ہُدیٰ اِعتبارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے، باوجود یہ کہ اُن میں بعض حضرات اِنتہائی مالدار تھے، مگر پھر بھی اُن پر ہر وقت خوفِ خُدا کا غَلَبہ رہتا، مال و دولت کی کثرت کے باوجود یہ حضرات بُخل جیسی مُوذی بیماری کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے، ہر وقت مال و دولت جمع کرنے، امیر و کبیر بننے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی خواہش نہ رکھتے، یہ حضرات فَقْر و فاقہ کی زندگی گُزارنے کو اپنے لئے نعمتِ خداوندی تَصَوُّر کرتے، دِینِ اسلام کی خاطر مال و دولت خرچ کرتے نیز غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں پر دِل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔ آیئے! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور بزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی سخاوت کے چند مختصر واقعات سُنتے ہیں چنانچہ

1 . . . احیاء العلوم،۳/۷۹۸ تا ۸۰۰ ملتقطاً

www.dawateislami.net

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی سخاوتیں

اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ایک بار نو سو پچاس (950) اُونٹ، پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اَشرفیاں راہِ خدا میں دِیں، پھر بعد میں دس ہزار (10,000) اَشرفیاں اور پیش کیں[1] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عَوۡف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنے سات سو (700) اُونٹ مع ساز و سامان راہِ خُدا میں خیرات کر دیئے۔ ایک مرتبہ چار ہزار (4000)، دوسری مرتبہ چالیس ہزار (40،000) درہم اور تیسری مرتبہ پانچ سو (500) گھوڑے اور پانچ سو (500) اُونٹ راہِ خُدا میں دیئے، بوقتِ وفات ایک ہزار (1000) گھوڑے اور پچاس ہزار (50،000) دِیناروں کا صدقہ کِیا اور جنگِ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اَجۡمَعِیۡن کیلئے چار چار سو دِینار، جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اور دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کیلئے ایک باغ کی وصیّت کی، جو چالیس ہزار (40،000) درہم کی مالیّت کا تھا۔[2] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اپنی پسندیدہ چیز فوراً راہِ خدا میں خَیرات کر دیتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار (1000) غُلاموں کو خرید کر آزاد فرمایا۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو لوگ (سخاوت و دریا دِلی کے سبب) بَحۡرُ الۡجُوۡد (سخاوت کا دریا) اور اَسۡخَی الۡمُسۡلِمِیۡن (مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی) کہتے تھے۔[4]

بزرگانِ دین کی سخاوتیں

حضرت سَیِّدُنا امام زَینُ العابدِین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال، راہِ خدا

1... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۵ بتغیر قلیل

2... کراماتِ صحابہ، ص ۱۲۶ ملخصًا

3... کراماتِ صحابہ، ص ۱۵۹ بتغیر قلیل

4... کراماتِ صحابہ، ص ۲۲۳ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

میں خیرات کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ مدینہ کے بہت سے غُرباء کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے، کہ ان غُرباء کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ مگر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو اُن غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العابدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت تھی۔[1] ❀حضرت سَیِّدُنا عزیزُ الدّین بن عبدُ السَّلام سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غربت کے باوُجود خُوب صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو اپنے عمامے شریف کا ہی کچھ حصہ کاٹ کر عنایت فرما دیتے۔[2] ❀حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے مالدار تھے کہ 300 افراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مال کے حساب و کتاب پر مامور تھے، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سارا مال علمِ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے خرچ کر دِیا، حتی کہ اپنے پاس کپڑوں کا کوئی عمدہ جوڑا بھی نہ چھوڑا۔[3]

صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر
رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سخاوت کے معاملے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا، لہٰذا ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے رِزق میں سے مفلس و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں، بیواؤں، یتیموں، طلبۂ علمِ دِین اور دیگر مستحقین افراد پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نیکی کے کاموں میں بھی

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، علی بن حسین . . . الخ، ۵/۳۳۶، ۳۳۷، ملخصاً
2 . . . طبقات الشافعیة للسبکی، الطبقة السادسة فیمن توفی بین الستمائة والسبعمائة، ۸/۲۱۴
3 . . . راہِ علم، ص ۶۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

خرچ کرنے کی عادت بنانی چاہئے، سخی شخص قلبی اعتبار سے اطمینان بخش زندگی بسر کرتا ہے،اس کے مال و اولاد میں برکت ہوتی ہے، آفتوں اور بَلاؤں سے حفاظت ہوتی ہے،مال و دُنیا کی محبت دل سے نکلتی ہے، سخاوت کرنے کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس پر ایسا خاص لطف و کرم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت و اُلفت قائم ہوجاتی ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب ”**ضیائے صدقات**“صفحہ 127 پر مذکور ہے: کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ سخاوت بہتر ہے یا شجاعت (یعنی بہادری)؟ فرمایا: خدا تعالیٰ جسے سخاوت دے، اُسے شجاعت کی ضرورت ہی نہیں،لوگ خُود بخُود اُس کے سامنے جُھک جائیں گے۔[1]

لوگوں کے درمیان عُموماً جب کسی سخی آدمی کا تذکرہ چِھڑتا ہے،تو ہر کوئی اچھے الفاظ کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے، حتیٰ کہ اس کے دشمن بھی سخاوت کی وجہ سے اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ پاتے،دُکھی افراد دل کی گہرائیوں سے اُسے دعائیں دیتے ہیں، ایسے شخص کا شمار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے جنّت کی خُوشخبری سُنائی جائے گی چنانچہ

شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: اِنَّ اللہَ جَوَادٌ یُّحِبُّ الْجَوَادَ وَیُحِبُّ مَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد ہے اور سخاوت کرنے والے کو پسند فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اچھے اخلاق پسند ہیں اور بداخلاقی ناپسند ہے۔[2] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ یعنی جنّت سخیوں کا گھر ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کا وصف کیسے حاصل ہو؟

1...ضیائے صدقات، ص۱۲۷بتغیر قلیل

2...مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، ۶/ ۲۵۴، حدیث: ۱۱

3...فردوس الاخبار، باب الجیم، ذکر الفصول من ادوات...الخ، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی احادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ سخاوت کے فضائل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں نہ صرف عملی طور پر سخاوت اِختیار کرنی پڑے گی، بلکہ اِس کے لئے سر توڑ کوششیں بھی کرنی ہوں گی۔ یاد رکھئے! شروع میں سخاوت اِختیار کرنا مشکل ضرور ہوگا، لیکن اگر چند تدابیر پر عمل کر لیا جائے تو آہستہ آہستہ دل سخاوت کی جانب مائل ہو جائے گا اور بُخل کی آفت سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے بطورِ ترغیب چند تدابیر سُنتے ہیں: (1) وقتاً فوقتاً بارگاہِ الٰہی میں اس وصف کے لئے دعا کیجئے کہ دُعا کی برکت سے بڑے سے بڑا کام بن جاتا ہے اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[1] (2) سخاوت کی فضیلت سے مُتعَلِّق آیات، احادیث، روایات اور واقعات کو بار بار پڑھئے یا سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ (3) بُخل کی مَذَمّت سے مُتعَلِّق آیات و احادیث اور روایات و واقعات میں غور و فکر کیجئے اور اِس سے بچنے کی کوشش کرتے رہئے (4) سخاوت کے صلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب اور رِضائے الٰہی نیز بعض صُورتوں (مثلاً زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی) میں بُخل کے سبب ملنے والے درد ناک عذابات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو مدِّ نظر رکھئے۔ (5) اپنی مَوت کو کثرت سے یاد کیجئے کہ میرے مرنے کے بعد یہ مال میرے کسی کام نہ آئے گا اور سب یہیں رہ جائے گا، لہٰذا سخاوت کرنے میں ہی عافیت ہے۔ (6) نَفْس و شیطان جب بھی بُخل کرنے کا مشورہ دیں تو ہمیشہ اِس کا اُلٹ کریں، سخاوت کے سبب مال میں کمی کا خوف کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کیجئے اور نَفْس پر جبر کرتے ہوئے نیک کاموں میں خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے سے ہرگز ہرگز ہاتھ نہ روکئے (7) ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کیجئے کہ جن کی برکت سے خرچ کرنے کا ذہن بنے اور ایسوں سے دُور بھاگئے جو کنجوسی کی طرف رہنمائی کریں (8) سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵

www.dawateislami.net

المدینہ سے شائع کردہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف مثلاً اِحْیاءُ العُلوم (مُترجَم، جلد3)، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن نیز شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "مدینے کی مچھلی" اور المدینۃُ العلمیہ کی کُتُب و رسائل مثلاً "ضیائے صدقات" و "صدقے کا انعام" وغیرہ کا مُطالعہ کیجئے (9) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات کے ذریعے شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین و مُحِبِّیْن کو جہاں دیگر اچھی صفات و عادات اِختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے، وہیں سخاوت جیسی اچھی عادت اپنانے کے لئے اُنہیں عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی خیر خواہی کرنے کا بھی ذہن دِیا ہے جیسا کہ مدنی انعام نمبر 62 ہے: "کیا آپ نے اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امامِ مسجد، مؤذِّن، خادِم) کو 112 رُوپے یا کم از کم 12 رُوپے تحفۃً پیش کئے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم نہیں دے سکتا)۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مدنی انعام پر عمل کی برکت سے کنجوسی جائے گی اور اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے کا ذہن بنے گا۔

کتاب "ضیائے صدقات" کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب "ضیائے صدقات" کا مطالعہ اِنْتہائی مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیْر حاصِل گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کسے دی جائے، صلۂ رحمی (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخل کی مَذَمَّت وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظیمُ الشّان سخاوت کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تبارک و تعالٰی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کثیر مال و دولت کے ساتھ ساتھ سخاوت، توکّل، اُخُوَّت و بھائی چارہ اور صِلَہ رِحمی جیسی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں دراہم غریبوں میں تَقْسِیم اور راہِ خدا میں خیرات کر دیتے، مگر ماتھے پر شِکَن تک نہ آتی، کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ مال و دولت پاس ہوتا تو بے چین ہو جاتے اور اُسے ضرورت مندوں میں تَقْسِیم یا راہِ خدا میں خرچ کر کے اِطمینان محسوس کیا کرتے۔ اسی عظیمُ الشّان سخاوت کی وجہ سے رسولِ خدا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُوش ہو کر غزوۂ اُحد میں اُنہیں طَلْحَةُ الْخَيْر، غزوۂ عُشَیْرَہ میں طَلْحَةُ الْفَيَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَةُ الْجُوْد جیسے عالی شان اَلقابات عطا فرمائے، نیز ایک سے زائد مرتبہ اُنہیں جنّت کی خُوشخبری سے بھی سرفراز فرمایا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بُخْل کو چھوڑ کر سخاوت اِختیار کرنے کی کوشش کریں، یقیناً بُخْل ایک تباہ کُن بلا ہے، اسلام نے کسی چیز کو اتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخْل کو مِٹایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بُخْل کی نحوست سے بہت دُور رہتے اور ہمیشہ صبر و قناعت اور توکُّل و سخاوت سے کام لیتے، اُن کی سخاوت کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی پسندیدہ چیزیں بھی راہِ خدا میں خرچ کر دِیا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخُصُوص حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے دولتِ سخاوت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مدنی چینل کا تعارف

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا، ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کررہا ہے، چاہے اس کے اثرات مُثبت (Positive) ہوں یا مَنْفی (Negative)، یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اچھے اور بُرے اَفکار و نظریات پھیلانے کے لئے میڈیا ایک بہترین و مُؤثّر ذریعہ ہے۔ بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کُن اور باطل نظریات پھیلانے کے لئے شب وروز اِس کا بھرپور استعمال کرنے لگے، جس کے باعث مسلمانوں کی نئی نسل اِن بُرے اَثَرات واَفکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر درد مند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کے ذریعے، گناہوں کے اس سیلاب میں بہنے والے مسلمان مَردوں، عورتوں، بچّوں اور بوڑھوں کو بچالے اور ایک خالص اسلامی چینل شُروع کرے۔ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کِیا کہ میڈیا کی اِس جنگ میں جدید آلات وذرائع کا استعمال کئے بغیر طاغُوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے، آج شاید ہی کوئی گھر T.V سے خالی ہو۔ غالب گُمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا بہت مشکل ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دِیا جاتا ہے، تاکہ کھیت بھی سیر اب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کِیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصِل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا کثیر اَخراجات کی وجہ سے مُشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں، چُنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خُوب جِدّ وجَہد کر کے رَمضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذریعے گھر گھر سُنَّتوں کا پیغام عام کرنا شُروع کر دِیا اور دیکھتے ہی دیکھتے، اس کے حیرت انگیز مُثبت نتائج بھی سامنے آنے لگے۔ دعوتِ اسلامی نے

www.dawateislami.net

بد عقیدگی و بد عملی کی اس عِفرِیت (یعنی بَلا) کا مُقابلہ کرنے کیلئے مُثبت انداز میں میڈیا کا سہارا لے کر دِینِ اِسلام کی تبلیغ اور دُرُست عقائد کی تَرویج کیلئے مدنی چینل کا آغاز کر کے جو عَظِیْمُ الشّان کام کِیا، اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سب اس عظیم مدنی کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں اور مدنی چینل دیکھنے کی دعوت کو عام کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول مدنی چینل کو دِن دُگنی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔

مدنی چینل کی مُہِم ہے نَفْس وشیطاں کے خِلاف — جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَاللہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار — کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخاوت کے علمبردار حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کے فیض سے فیضیاب ہونے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مَقْصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدَّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادتِ

www.dawateislami.net

مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیناچاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

1 . . . شرح المواہب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

2 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جماعت اور عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔[1] ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے۔[2] ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5]

❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7] عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں

1...فردوس الاخبار، باب الصاد، ذكر الفصول...الخ، ۲/ ۳۱، حديث: ۳۶۲۱

2...ابنِ عساكر، ذكر من اسمه عبدان، عبدان بن زرّين...الخ، ۳۵۵/۳۷

3...كَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس ص ۳۸

4...فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

5...فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6...فتاوىٰ هندية، ۵/ ۳۳۰

7...فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

دونوں جہاں میں عافیت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [(1)]

(2) تمام گُناہ مُعاف

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔(3)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net